پروفیسر ثناء اللہ مجاھد

سوانح

شاہ ولی اللہ محدّث دہلویؒ

ولادت

بارہویں صدی کے یہ مجدّد جسے دنیا شاہ ولی اللہ محدّث دہلویؒ کے نام سے جانتی ہے ۴، شوال ۱۱۱۴ھ [۱] (۲۱، فروری ۱۷۰۳ء [۲]) کو بدھ کے روز طلوع آفتاب کے وقت پیدا ہوئے [۳] مولّد و منشاءِ طفولیت ضلع مظفر نگر کا ایک موضع پھلت تھا [۴]

نام

شاہ صاحب کا بشارتی نام قطب الدین احمد [۵] اور تاریخی نام عظیم الدین تھا [۶] والد کا رکھا ہوا نام ولی اللہ تھا [۷] خود شاہ صاحب نے اپنا نام عبد اللہ بھی لکھا ہے [۸] شاہ صاحب کے بڑے بیٹے کے نام پر ان کی کنیت ابو محمد تھی [۹] عالم بالا میں ان کی کنیت ابو الفیاض بھی بیان کی گئی ہے [۱۰] نیز زکی اور حکیم کے القاب خواب میں انہیں القا کئے گئے [۱۱] اشعار میں آپ امین تخلص کرتے ہیں [۱۲] بلاشبہ شاہ صاحب اس کنیت اور القاب کے سزاوار بھی ہیں شاہ صاحب کا فیضان صدیوں پر پھیلا ہوا ہے۔ ان کی ذکاوت اور ان کی حکمت دنیائے علم و تاریخ کے مسلمات میں سے ہیں۔

قبل از ولادت مبشرات

شاہ ولی اللہ کے والد شاہ عبدالرحیم ایک دفعہ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کے مزار پر گئے وہاں (خواب میں) خواجہ صاحب کی روح نے ظاہر ہو کر شاہ عبدالرحیم سے کہا کہ عنقریب تمہارے ہاں ایک بیٹا پیدا ہوگا اس کا نام قطب الدین احمد رکھنا۔ چونکہ شاہ عبدالرحیم صاحب کی اہلیہ سن شباب کے تمام مرحلے طے کر کے زمانہ ایاس تک پہنچ چکی تھیں اور اس عمر میں عادتاً ولادت کا تحقق نہیں ہوتا اس لئے شاہ عبدالرحیم نے گمان کیا کہ شائد خواجہ صاحب کی مراد یہ ہے کہ ان کے ہاں پوتا پیدا ہوگا تو اس کا نام قطب الدین احمد رکھیں۔ لیکن خواجہ صاحب نے اس اندیشے کو دور کر دیا اور کہا کہ یہ لڑکا تمہارے ہی صلب سے پیدا ہوگا۔ چنانچہ اس واقعے کے تھوڑے دنوں کے بعد شاہ عبدالرحیم نے نکاح ثانی کیا اور اس سے شاہ ولی اللہ پیدا ہوئے تو آپ کا نام قطب الدین احمد رکھا۔ [۱۳]

شاہ عبدالرحیم اپنی زندگی کے ساٹھ سال پورے کر چکے تھے تو انہیں منکشف ہوا کہ ان کے ہاں ایک صاحب کمال بیٹا پیدا ہوگا جس کا ستارۂ اقبال شہرت کے عروج تک پہنچے گا۔ اس سے شاہ عبدالرحیم کو دوسری شادی کرنے کا خیال پیدا ہوا۔ جب شیخ محمد نے یہ باتیں سنیں تو ان کی یہ خواہش ہوئی کہ وہ صاحب کمال ان کی بیٹی کے بطن سے ہو۔ چنانچہ شیخ محمد نے اس امر کے باوجود کہ شاہ عبدالرحیم کی عمر کافی ہوگئی تھی اپنی بیٹی کا عقد شاہ عبدالرحیم سے کر دیا۔ شادی کے بعد بھی بعض نکتہ چینوں نے اعتراض کیا اور طعنے دیئے تو شاہ صاحب کے والد نے فرمایا کہ ابھی میری کافی عمر باقی ہے اور میرے ہاں فرزند پیدا ہوں گے۔ اس کے بعد شاہ عبدالرحیم سترہ برس زندہ رہے اور ان کے ہاں دو بیٹے پیدا ہوئے۔ [۱۴]

ایک رات شاہ صاحب کے والدین تہجد کی نماز پڑھ رہے تھے۔ نماز کے بعد شاہ عبدالرحیم نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور شاہ صاحب کی والدہ آمین کہہ رہی تھیں کہ اچانک ان کے درمیان دو ہاتھ نمودار ہوئے تو شاہ عبدالرحیم نے کہا کہ یہ ہاتھ ان کے پیدا ہونے والے بچے کے ہیں۔ جب شاہ ولی اللہ سات برس کے ہوئے تو والدین کے ساتھ نماز تہجد میں شریک ہوئے اور اسی طرح ان کے درمیان ہاتھ اٹھائے تو شاہ عبدالرحیم نے بے اختیار کہا:۔

هٰذا تاویل رؤیای من قبل قد جعلها ربی حقا۔[۵]

ابھی شاہ ولی اللہ رحم مادر ہی میں تھے کہ شاہ عبدالرحیم نے ایک بھکارن کو فی سبیل اللہ نصف روٹی دی۔ پھر اسے بلاکر دوسری نصف بھی دے دی اور کہا کہ یہ بچہ جو ابھی پیٹ میں ہے یہ کہہ رہا ہے کہ خدا کی راہ میں پوری روٹی دینا چاہیئے۔[۶]

تعلیم و تربیت

شاہ صاحب نے ابتدائی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی۔ پانچ سال کی عمر میں پڑھنا شروع کیا۔ سات سال کی عمر میں نماز کی پابندی شروع ہوئی اسی سال قرآن مجید ختم کیا اور دیگر علوم پڑھنا شروع کئے شاہ عبدالرحیم نے آپ کی تربیت اس انداز سے کی کہ آپ کا دل کھیل کود اور بیگانہ مشاغل سے اچاٹ ہو گیا۔ شاہ صاحب ایک دفعہ اپنے ایام طفولیت میں اپنے احباب اور رشتے داروں کے ہمراہ باغ کی سیر کو گئے۔ جب واپس لوٹے تو آپ کے والد نے استفسار کیا کہ اے فلاں اِس دن رات میں تو نے کیا حاصل کیا جو تیرے لئے باقی رہے۔ یہ دیکھو کہ ہم نے اس مدت میں اس قدر درود شریف پڑھ لیا ہے[۷] یہ بات سننا تھی کہ آپ کے دل سے باغات کا شوق جاتا رہا اور پھر کبھی ایسا خیال پیدا نہیں ہوا۔ آپ نے اپنے والد سے درج ذیل علوم حاصل کئے۔

الف　تفسیر: بیضاوی (کچھ حصہ) مدارک (کچھ حصہ)

ب　حدیث: مشکوۃ (کتاب البیوع سے کتاب الادب کے علاوہ پوری)
صحیح بخاری (شروع سے کتاب الطہارت تک)
شمائل النبی (اول سے آخر تک)

ج　اصول فقہ: حسامی، توضیح و تلویح)

د　فقہ: شرح وقایہ، ہدایہ کی دو جلدیں (صرف تھوڑا سا حصہ چھوڑ دیا گیا)

ہ　منطق: شرح شمسیہ کامل اور بعض مختصرات۔

و　کلام: شرح عقائد کامل، شرح خیالی اور شرح مواقف کے کچھ حصے۔

ز　تصوف و سلوک: عوارف المعارف کا بڑا حصہ اور رسائل نقشبندیہ

ح　علم حقائق: شرح رباعیات، لوائح، مقدمہ شرح لمعات، مقدمہ نقد النصوص

ط خواص اسماء حقائق : شاہ عبدالرحیم کا ترتیب دیا ہوا مجموعہ

ی علم طب : موجز القانون

ک علم حکمت : شرح ہدایہ الحکمہ وغیرہ

ل علم النحو : کافیہ شرح ملا جامی

م علم المعانی، مطول کا بہت بڑا حصہ اور مختصر معانی (اس مقام تک جہاں تک ملا زادہ کا حاشیہ ہے۔

ن علم ہندسہ و حساب بعض مختصر رسائل

شاہ صاحب لکھتے ہیں کہ ان کتابوں کے پڑھنے کے بعد میرے ذہن میں اس قدر فراخی اور وسعت پیدا ہوگئی کہ ہر فن کے پیچیدہ سے پیچیدہ مسائل ادنی توجہ سے حل ہو جاتے تھے۔

ان تمام علوم سے آپ پندرہ برس کی عمر میں فارغ ہوگئے تو آپ کے والد نے بہت سا کھانا تیار کرایا اور خاص و عام کی دعوت کی اور آپ کو درس دینے کی اجازت عطا کی۔[۱۸]

ازدواج میں عجلت

ابھی شاہ صاحب کی عمر چودہ برس کی تھی کہ آپ کو رشتہ ازدواج میں منسلک کر دیا گیا اور اس شادی میں بڑی عجلت سے کام لیا گیا۔ جب شاہ صاحب کی سسرال والوں نے اسباب کے مہیا نہ ہونے کا عذر کیا تو شاہ عبدالرحیم نے انہیں لکھا کہ اس عجلت میں راز ہے اور یہ راز اس کے بعد اس وقت کھلا جب تھوڑے ہی عرصے میں شاہ صاحب کی ساس، ان کی اہلیہ کے نانا، شیخ ابوالرضا محمد کے صاحبزادے شیخ فخر العالم، شاہ صاحب کے سوتیلی والدہ (شیخ صلاح الدین کی والدہ) اور پھر آخر میں شاہ عبدالرحیم انتقال کر گئے۔

اس کے بعد یہ حقیقت سب پر واضح ہوگئی کہ اگر اس وقت یہ شادی انجام نہ پاتی تو پھر برسوں تک اس شادی کا کوئی امکان پیدا نہ ہوتا۔[۱۹]

سفر حرمین

شاہ ولی اللہ ابھی صرف سترہ برس کے تھے کہ آپ کے والد گرامی شاہ عبدالرحیم انتقال کر گئے۔ اس کے بعد شاہ صاحب نے اپنے والد گرامی

کی مسند ارشاد پر بیٹھ کر بارہ برس تک درس و تدریس کا مشغلہ جاری رکھا۔ اس اثناء میں آپ پر حج کا شوق غلبہ پذیر ہوا۔ شاہ صاحب مخدوم محمد معین الدین سندھی کے نام اپنے ایک خط میں لکھتے ہیں۔

"میں حج بیت اللہ اور جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے قصد سے باز نہیں رکھ سکتا کیونکہ اگر کسی وجہ سے وطن سے نکلنے کا اتفاق ہو جائے تو پھر ان دونوں متبرک مقامات کے علاوہ اور کہیں کا قصد کرنا زیبا نہیں ہے"۔[۲۰]

آپ ۱۱۴۳ھ میں حج کے لئے روانہ ہوئے۔ اسی سال کے آخر میں حج کی سعادت سے مشرف ہوئے۔ پھر ۱۱۴۴ھ میں دوبارہ حج کی سعادت حاصل کی اور ۱۱۴۵ھ کے آغاز میں عرب سے روانہ ہو کر ۱۴ رجب ۱۱۴۵ھ کو وطن واپس پہنچے۔[۲۱]

وفات شاہ صاحب چند روز کی خفیف سی بیماری میں مبتلا رہ کر ۲۹ محرم ۱۱۷۶ھ (۲۰ اگست ۱۷۶۲ء) کو واصل الی الحق ہوئے[۲۲] آپ کی عمر سن ہجری کے حساب سے اکسٹھ برس، تین ماہ اور پچیس دن تھی اور سن عیسوی کے مطابق انسٹھ برس اور چھ ماہ تھی۔

تدفین شاہ صاحب کو مہندیوں کی مسجد کے بائیں طرف ان کے والد شاہ عبدالرحیم کے پہلو میں دفن کیا گیا۔ ان کی پائینتی شاہ عبدالقادر اور شاہ رفیع الدین کے مزارات ہیں۔ شاہ عبدالعزیز کا مزار شاہ ولی اللہ کے مزار کے مغرب کی جانب ہے[۲۳]

قطعہ تاریخ وفات

آپ کی تاریخ وفات ان قطعات سے نکلتی ہے

"او بود امام اعظم دین"

۱۱۷۶ھ

ہائے دل روزگار رفت بست نہم محرم وقت ظہر[۲۴]

حواشی

لے الجزءاللطیف فی ترجمہ العبد الضعیف مشمولہ انفاس العارفین۔ بعض حضرات نے شاہ صاحب کی تاریخ پیدائش ۱۴؍ شوال ۱۱۱۴ھ بتائی ہے۔ ملاحظہ کیجئے:۔ نزہتہ الخواطر جلد ششم ص ۳۹۹ شاہ ولی اللہ کے سیاسی مکتوبات ص ۱۷۹۔

لے رودکوثر ص ۵۳۴۔"اصول فقہ اور شاہ ولی اللہؒ" کے مقالہ نگار نے شاہ صاحب کی تاریخ ولادت سن عیسوی میں ۱۰ فروری ۱۷۰۳ء لکھی ہے (ملاحظہ کیجئے اصول فقہ اور شاہ ولی اللہ ص ۵۵) جب کہ علم التقویم کی رو سے مذکورہ تاریخ کو ہفتے کا دن اور رمضان المبارک کی ۲۳ تاریخ تھی۔ ملاحظہ کیجئے تقویم تاریخی ص ۲۷۹ شاہ صاحب کے بعض مقالہ نگاروں نے شاہ صاحب کی پیدائش ۱۷۰۲ء میں بتائی ہے ملاحظہ کیجئے۔ شاہ ولی اللہ کی تعلیم ص ۱ شاہ ولی اللہ جی زندگی ص ۱۔ ڈاکٹر ایس ایچ معصومی کا مقالہ (انگریزی) مطبوعہ الحکمتہ۔ شمارہ ثالث ص ۱۵۔

۳ے بعض ستارہ شناسوں نے علم نجوم کے مطابق یہ کہا کہ شاہ صاحب کی پیدائش کے وقت حوت کا درجہ دوم طالع میں تھا اور شمس بھی اسی درجے میں تھا۔ زہرہ آٹھویں، عطارد اکیسویں، زحل دسویں اور حمل و مشتری پندرھویں درجے میں تھے اور سال ملوبین کے قران کا سال تھا۔ یہ قران درجہ اول میں تھا اور مریخ اس سے دوسرے درجے میں تھا اور راس سرطان تھا۔ (ملاحظہ کیجئے الجزءاللطیف)

۴ے اصول فقہ اور شاہ ولی اللہ ص ۵۵

۵ے بوارق الولایہ مشمولہ انفاس العارفین ص ۱۵۴، التفہیمات الالہیہ جلد دوم ص ۱۶۸

۶ے الجزءاللطیف مشمولہ انفاس العارفین۔ اس نام سے ابجد کے حساب سے تاریخ ۱۱۱۵ھ نکلتی ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ آپ کی پیدائش ۱۱۱۴ھ میں ہوئی اور نیا سال شروع ہونے میں دو ماہ باقی تھے اس لئے تاریخ نکالنے والوں نے ان دو ماہ کو شمار نہیں کیا۔

۷ے بوارق الولایہ مشمولہ انفاس العارفین ص ۱۵۴ و دیگر تصانیف شاہ صاحب۔

۸ے مسلسلات، دہلی مطبع احمدی ص ۳۴ (یہ نام شاہ صاحب نے اپنے لئے خود تجویز کیا تھا)

۹ے شاہ ولی اللہ اور ان کا خاندان ص ۱۴۷۔

۱۰؎ بوارق الولایہ ص۴۵
۱۱؎ انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ ص۸
۱۲؎ نزہتہ الخواطر جلد ششم ص۳۹۸ شاہ صاحب کے اشعار ملاحظہ ہوں جس میں آپ امین تخلص کرتے ہیں

امین رمزے دقیقے باتو گویم بخود آغاز و نیز انجام کردند
حجاب وصل مطلوب ست دل بستن طلبہا
امین گر ترک مطلبہا نمی کردم چہ می کردم

(حیات ولی اللہ ص۵۰۷)

۱۳؎ بوارق الولایہ ص۴۵، ۴۴
۱۴؎ " " ص۴۳
۱۵؎ " " ص۴۲
۱۶؎ " " "
۱۸؎ الجزء اللطیف
۱۹؎ " "
۲۰؎ حیات ولی ص۵۳۵
۲۱؎ الجزء اللطیف
۲۲؎ ملفوظات عزیزیہ۔

محکمہ اوقاف پنجاب کی شائع کردہ شاہ صاحب کی الانصاف کے سرورق پر شاہ صاحب کا سن وفات ۱۷۶۴ء درج ہے۔ ڈاکٹر بارے پوتا نے شاہ صاحب کی تاریخ وفات ۱۹ محرم سنہ ۱۱۷۶ھ (۱۰ اگست سنہ ۱۷۶۲ء) لکھی ہے۔ ملاحظہ کیجئے الحکمۃ، شمارہ اول، دسمبر ۱۹۶۴ء

۲۳؎ دہلی اور اس کے اطراف ص۳۵
۲۴؎ ملفوظات عزیزیہ۔